دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة: ١٤ جمادى الآخرة ١٤٤١
الموافق: ٧/٢/٢٠٢٠م

# جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اس کا اجر اور فائدہ تم کو ضرور ملے گا

## الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الْغَنِيِّ الْكَرِيمِ، يُضَاعِفُ أَجْرَ الْمُنْفِقِينَ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، كَانَ قدوة فِي الْإِنْفَاقِ، وَالْبَذْلِ وَالْعَطَاءِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

**أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الم* ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ* الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ)**[1].

**رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو!** بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی رضا کیلئے نیکی اور خیر کی راہ میں خرچ کرنا، زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام کرنا، یتیموں کی کفالت ورعایت کرنا اور فقیروں اور مسکینوں کی مدد کرنا بہت نیک عمل ہے، رب کریم جَلَّ جَلَالُہٗ اس پر کثیر اجر عطا فرماتا ہے، اسی لئے نبی رحمۃ للعٰلمین ﷺ صدقات وخیرات کا اور فقراء

(١) البقرة : ١ - ٣ .

ومساکین کی مدد کا بہت اہتمام کرتے اور ضرورت مندوں اور محتاجوں کی ضرورت پوری فرمایا کرتے تھے. تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا بھی یہی معمول تھا اس سلسلے میں حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان بہت ہی اعلیٰ اور نرالی تھی چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک بڑا تجارتی قافلہ کھانے پینے کا سامان لیکر مدینہ منورہ پہونچا لوگوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ ان کے دروازے پر حاضر ہوئے پس حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ باہر تشریف لائے اور پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ کے پاس غلہ اور کھانے پینے کی چیزیں آئی ہوئی ہیں پس آپ وہ ہمیں فروخت کردیں تاکہ لوگوں پر ہم آسانی اور وسعت پیدا کرسکیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے محبت وکرم کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے فرمایا ٹھیک ہے جاؤ خرید لو تاجر حضرات ان کے گھر میں داخل ہوئے تو وہاں کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں بہرحال تاجروں نے پیشکش کی کہ ہم آپ کو ہر دس میں پانچ کا فائدہ دیں گے یعنی ہر دس کی چیز میں پانچ کا فائدہ رکھ کر اس کو پندرہ میں خریدنے کو تیار ہیں اس پر حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ دینے والے موجود ہیں تو ان لوگوں نے عرض کیا اے ابو عمرؓ! مدینہ منورہ میں ہمارے علاوہ دوسرے تُجّار نہیں ہیں تو آخر کون ہے جو آپ کو اس سے زیادہ دے رہا ہے؟ اس پر

 جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اس کا اجر اور فائدہ تم کو ضرور ملے گا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے لئے ہر درہم کے بدلے دس کا اضافہ فرمادیا ہے یعنی اللہ تعالی ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرماتا ہے پھر ان سے دریافت فرمایا کیا تم لوگ اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تو انہوں نے معذرت کی اس پر حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے سارا غلہ فقیروں پر صدقہ کردیا ہے[1] پس انہوں نے اپنے رب کی رضا اور اللہ کے بندوں کی آسانی اور ان کی راحت کیلئے اس قافلے کا پورا ساز وسامان خرچ کردیا

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! یقیناً خیر اور نیکی کی راہوں میں خرچ کرنا ایک عظیم عبادت ہے باری تعالی نے اپنی کتاب مبین میں ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور اس کو اپنے اوپر ایمان کے ساتھ جوڑ کر بیان فرمایا ہے اس کا ارشاد ہے: (آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ)[2]. اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور جس (مال) میں اللہ نے تمہیں قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے خرچ کیا ہے ان کیلئے بڑا اجر ہے، اور اللہ رب العزت نے خرچ کرنے والوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے فضل واحسان اور کرم وسخاوت کے

(١) الشريعة للآجري: (٤/٢٠١٣).
(٢) الحديد: ٧.

ذریعے ان پر انعام فرمائے گا اور جو کچھ وہ خرچ کریں گے دنیا میں بھی اس کا عمدہ بدلہ عطا فرمائے گا[1] اور جو چیز وہ اللہ کی راہ میں دیں گے اس کی جگہ اور نعمتیں دے گا چنانچہ اس کا فرمان ہے :(وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ)[2]. اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ اور چیز دے دیتا ہے، اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے بلا شبہ فضل واحسان اور سخاوت وکرم بہت عظیم عبادت اور اعلی خصلت ہے اسی لئے نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ احسان وکرم والے تھے[3] نبی رحمۃً لِلعٰلمین ﷺ نیکی کی راہوں میں خوب خرچ کرتے اور فقر وفاقے کا قطعًا اندیشہ نہیں رکھتے تھے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا آپ نے وہ چیز عنایت فرمادی[4] اسی طرح آپ ﷺ نے لوگوں کو بھی خرچ کرنے کی اور اس میں جلدی اور سبقت کرنے کی ترغیب دی ہے چنانچہ جب ایک صاحب نے دریافت کیا کہ سب سے افضل صدقہ کون سا ہے ؟ تو رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:«أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الْغِنَى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ»[5]. تمھارا اس حالت میں

---

(١) تفسير الطبري : (٣/٣١٢).
(٢) سبأ : ٣٩.
(٣) مسلم: ٢٣٠٧.
(٤) مسلم: ٢٣١٢.
(٥) متفق عليه واللفظ للبخاري.

صدقہ کرنا کہ تم تندرست ہو، تمہیں مال ودولت کی حرص ہو، تم مالداری کی آرزو رکھتے ہو اور تم کو فقر وفاقے کا خوف ہو

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والو! اپنی وسعت اور آسانی کے مطابق خیر اور بھلائی کی راہوں میں خرچ کرنا چاہیے جیسا کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے: (لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ)[1]. ہر وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس شخص کا رزق تنگ کر دیا گیا ہو تو جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے وہ اسی میں سے خرچ کرے، اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں درجہ بدرجہ یکے بعد دیگرے ان لوگوں کے مراتب بیان فرمائے ہیں جو ہمارے صدقات اور خرچ کے زیادہ مستحق ہیں[2] چنانچہ ارشاد ہے: (يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ)[3]. لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کیا کریں آپ فرماد یجئے جو کچھ مال خرچ کرنا ہو سو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافر کا حق ہے اور تم جو بھی نیک کام کروگے سو اللہ تعالی کو اسکی خوب خبر ہے، پس آپ کے خرچ کے سب سے زیادہ حقدار آپ کے اہل و

---

(١) الطلاق : ٧.
(٢) تفسير الرازي : (٥/٢١٦).
(٣) البقرة : ٢١٥.

عیال اور آپ کے والدین ہیں اور وہ عزیز واقارب ہیں جن کی آپ کفالت اور عیالداری کرتے ہیں اور جن کا نان ونفقہ آپ پر لازم ہے نبی کریم صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ»[1]. اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (خرچ کرنے میں) اپنے اہل و عیال اور اقارب سے ابتداء کرو، الغرض آدمی کا اپنے اہل وعیال اور آل واولاد پر خرچ کرنا بہت بڑی نیکی میں خرچ کرنا ہے اور اس کا سب سے بڑا اجر اور سب سے زیادہ ثواب ہے جیساکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ»[2]. آدمی کے خرچ کئے ہوئے دیناروں میں سب سے افضل وہ دینار ہے جس کو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، اسی طرح اگر خدائے عزّوجلّ نے بیوی کو وسعت دی ہے اور وہ اپنے گھر کے خرچ میں حصہ لیتی ہے اور اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتی ہے تو اس کو دوگنا اجر ملتا ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کریں کہ کیا میرے لئے اس کی گنجائش ہے کہ میں اپنا صدقہ اپنے غریب شوہر کو اور اپنے یتیم بھتیجوں کو دوں؟ کیا میرا یہ خرچ کرنا صدقہ

---

(١) متفق عليه .
(٢) مسلم : ٩٩٤.

میں شمار ہو گا؟ توآنحضورﷺ نے اس سوال پر ارشاد فرمایا: «نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ»[1]. جی ہاں: بلکہ اُن کیلئے دواجر ہے ایک قرابت اور صلہ رحمی کا اجر دوسرے صدقہ کا اجر، حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اہل وعیال کیلئے کمانے اور ان پر خرچ کرنے کے برابر کوئی نیکی نہیں[2] اولاد پر خرچ کرنے میں ان کی تعلیم وتربیت کا معقول نظم کرنا اور ان کے معاملات اور ضروریات کا خیال رکھنا بھی شامل ہے

حضراتِ سامعین ومعزز خواتین! خیر اور نیکی میں خرچ کرنیکی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں رہنے والے ضرورت مندوں اور مسکینوں پر خرچ کیا جائے، یا بیواوں اور یتیموں پر خرچ کیا جائے، ایک یتیم بچے نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنا مُعاملہ پیش کیا اور اس نے حضرت ابولُبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روکرکے[3] یہ درخواست کی کہ وہ کھجور کا اپنا ایک درخت اس کو دیدیں نبی رحمت ﷺ نے حضرت ابو لُبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کواس درخت سے دستبردار ہونے کی ترغیب دی اور فرمایا: «أَعْطِهِ إِيَّاهَا، وَلَكَ عَذْقٌ فِي الْجَنَّةِ». یہ درخت اس یتیم کودیدو جبکہ اس کے بدلے

---

(١) متفق عليه . واللفظ لأحمد.
(٢) سير أعلام النبلاء : (٨/٣٩٩).
(٣) شرح النووي على مسلم (٧/٣٣).

تمہیں جنت میں کھجور کا درخت ملے گا جب حضرت اَبُوالدَّحدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ بات سنی تو انہوں نے حضرت ابو لُبَابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا کیا آپ کھجور کا اپنا یہ درخت میرے فلاں باغ کے عوض فروخت کریں گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، پھر سودا مکمل ہوگیا اسے خریدنے کے بعد حضرت اَبُوالدَّحدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے یتیم بچے کیلئے جس درخت کی فرمائش کی تھی اگر وہ میں اس کو دیدوں تو کیا اس کے عوض مجھ کو جنت میں کھجور کا درخت ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «نَعَمْ»[1]. جی ہاں: یہ سنکر اَبُوالدَّحدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وہ درخت اس یتیم کو دے دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا «كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ فِي الْجَنَّةِ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ»[2]. اَبُوالدَّحدَاح کے لئے جنت میں کھجور کے بے شمار لٹکے ہوئے خوشے اور گھچے ہیں، اس کے بعد وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا کہ اے ام دَحدَاح! اس باغ سے نکل چلو کیونکہ میں نے جنت کے کھجور کے درخت کے عوض اس کو فروخت کردیا ہے، ان کی بیوی نے خوش ہوکر کہا یہ خرید وفرخت تو بہت نفع بخش ہے[3] جی ہاں میرے دوستو۔ بخدا حضرت اَبُوالدَّحدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ تجارت بہت نفع بخش اور انتہائی کامیاب تھی کیونکہ جنت

(١) السنن الكبرى للبيهقي : ١١٦٨٢.
(٢) مسلم : ٩٦٥.
(٣) أحمد : ١٢٤٨٢.

کی ہر نعمت دنیا و مافیہا سے بدرجہا بہتر اور برتر ہے پس اللہ کے نیک بندو۔اس عظیم انسان کے جذبے اوراس کے عمل کو دیکھو کہ انہوں نے یتیم پر کھجور کا ایک قیمتی درخت خرچ کیااور اس کے عوض جنت میں عظیم بدلہ حاصل کرلیا بڑی بشارت اور کامیابی ہےاس شخص کے لئے جواپنے والدین،اپنی بیوی،اپنے بچوں،اپنے ارحام اوراپنے رشتہ داروں پر خرچ کرےاور بیواؤں،محتاجوں، یتیموں اور مسکینوں کا دل خوش کرے اور نیکی کی تمام قسموں اور خیر کی تمام راہوں میں اپنا مال قربان کرے،یااللہ ہم کوخیر اور نیکی کیلئے خرچ کرنے والوں میں سے بنا دے، اوراپنی برکت و نعمت کے ذریعے ہم پر احسان فرما دے ** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)(١).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ الْحَمْدُ الْحَسَنُ وَالثَّنَاءُ الْجَمِيلُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّين.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! یقینًا ہر وہ خرچ جو نیکی اور خیر میں ہو اورجس کے ذریعے مومن بندہ اللہ کی رضا کا طالب ہو تو باری تعالیٰ اس کیلئے ثواب لکھدیتا ہےاور اس کا اجر قائم ودائم رکھتا ہے خدائےعزّوجلّ کاارشاد ہے:(وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلاَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ)[1]. اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو پس اپنی ذات کے فائدے کیلئے کرتے ہو اورتم لوگ محض ذات الٰہی کی رضا جوئی کی غرض سے خرچ کرتے ہو، لہٰذا جس بندے کی روزی اور کمائی میں اللہ نے وسعت وبرکت رکھی ہواس کیلئے مناسب ہے کہ وہ اپنے خالق جلّ جلالہ کا شکر ادا کرتے ہوئےاوراس کی نعمتوں میں دوام اور ہمیشگی کی تمنا کرتے ہوئے اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے خوب خرچ کرے یقینًا شیخ زاید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مال خرچ کرنے میں اور عطاء وکرم میں

---

(١) البقرة : ٢٧٢.

نیزجودوسخاوت میں ایک قُدوہ اورایک مثال تھے اورفقیروں، محتاجوں اور کمزوروں کی مدد کیلیئے ان کی بخشش اورکرم کا ہاتھ دنیا کے ہر گوشے تک دراز تھا اللہ کے نیک بندو۔ باری تعالی نے آپ کوبڑی نعمتوں سے نوازاہے اور آپ کواس بات کا عادی بنایا ہے کہ وہ آپ پر اپنا کرم عام کردے اور آپ پراپنی نعمتوں کوتام کردےاسی طرح ضرورت مند آپ کی طرف سے اس بات کے عادی اور خواہشمند ہیں کہ آپ ان کا دل خوش کریں ان کی طرف خیر ونعمت کا ہاتھ بڑھائیں اور ان کا فقر وفاقہ دور کردیں،اسی دنیا میں جہاں ہم زندگی گذاررہے ہیں بے شمارفقراء اورمساکین موجود ہیں پس آپ ان کیلیئے ویسے ہی بن جائیں جیسی ان کوآپ سے امید ہے اوران کی عادت اور ان کی امید کے مطابق آپ ان کی مدد کریں تو اللہ جَلّ جَلَالُہٗ بھی آپ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرے گا جس کی آپ کو اس سے امید ہے اور میرے بھائیو سوچو کہ دنیامیں کتنے ایسے بیمار ہیں جنکو کوئی دوامیسر نہیں جو ان کی بیماری دور کرسکے کتنے ایسے فقیر ہیں جنہیں اپنے بچوں کو کھلانے کیلیئے کوئی غذامیسر نہیں کتنی ایسی مائیں ہیں جن کوکوئی ایسی چیزحاصل نہیں جس سے وہ اپنے لاڈلوں کی جان بچاسکیں یااپنے شیر خوار بچوں کوکچھ پلاسکیں کتنے ایسے بچے ہیں جو ٹھنڈک میں زندگی بسرکررہے ہیں جبکہ ان کے پاس گرمی حاصل کرنے کا کوئی

ذریعہ نہیں، رب ارحم الراحمین نے آپ لوگوں پر انعام واحسان فرمایا ہے وہ آپ کے سارے اعمال وافعال سے باخبر ہے اور وہ آپ کے خرچ کو اور کرم کو دیکھ رہا ہے اس کا فرمان ہے :(وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ)(١). اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے پس اللہ کی اطاعت میں اور اپنی زندگی میں انفاق وکرم کی خصلت کی پختہ کرنے کیلئے اور آپس میں اس ثقافت کو فروغ دینے کیلئے ہمیں بھلائی کی راہوں میں خوب خرچ کرنا چاہیے اور اس سلسلے میں اماراتی ہلالِ احمر اور دوسرے سرکاری امدادی اداروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو احسان وکرم اور جود وسخاوت کی تعلیم وترغیب دینی چاہیے آخر میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِیْن ہمارے اندر احسان وسخاوت کی خصلت پیدا فرمادے اور ہم کو فقیروں اور مسکینوں کی مدد کی توفیق عطا فرما دے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(٢).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) آل عمران : ٩٢.
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ إنا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

**اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ،

**اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.** اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ وَالثَّوَابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى عِبَادِكَ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ،

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.